قیمتی باتیں

مولانا یونس صاحب پالنپوری دامت برکاتہم کا

طلبہ دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور سے ایک موثر خطاب

مرتب: سید اطہر علی، نندیال

متعلم دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: قیمتی باتیں

بیان: مفسرِ قرآن حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالنپوری دامت برکاتہم

جانشین حضرت مولانا عمر صاحب پالنپوریؒ کا خطابِ مستطاب

مرتب: سید اطہر علی، نندیال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا یونس صاحب پالنپوری دامت برکاتہم کا طلبہ دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور، انڈیا سے

ایک موثر خطاب

عرضِ مرتب: حضرت مولانا عمر صاحب پالنپوریؒ کے فرزند حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالنپوری دامت برکاتہم ۲۱ جنوری ۲۰۱۸ء بروز اتوار ہمارے مدرسے دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور تشریف لائے تھے، آپ نے ظہر کی نماز کے بعد ہم طلبہ سے خطاب فرمایا، آپ کا یہ بہترین خطاب اس لائق ہے کہ اسے تمام مدارسِ اسلامیہ کے طلبہ تک پہنچایا جائے، چنانچہ آپ کے خطابِ باصواب کو اپنے ناقص ذہن میں بٹھا لینے کے بعد ذہنی یادداشت سے یہ چند سطور لکھ رہا ہوں، اگر اس میں کوئی غلطی نظر آئے تو اسے میری یادداشت کی غلطی سمجھنا چاہیے، حضرتِ والا کے تسامح پر حمل نہیں کرنا چاہیے۔

چاند پر جانے والی جماعت

آپ نے فرمایا ''تھوڑے سے وقت میں آپ کو اہم باتیں بتانا چاہتا ہوں، ایک دفعہ ہماری جماعت ایک مدرسہ میں رکی، وہاں کے بچے بالکل چھوٹے تھے، میں نے بچوں سے کہا کہ ہماری جماعت چاند پر جا رہی ہے، آپ میں سے کوئی ہماری جماعت میں آئے گا، تو سارے بچوں نے کہا، جی ہاں، پھر ان سے پوچھا کتنے دن کے لئے ہماری جماعت میں آؤ گے، تو بچوں نے کہا مشورہ میں جتنے بھی دن طے ہوں گے اتنے دن کے لئے ہم آئیں گے، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کے اندر شوق تھا، جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، یہ شوق ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ بچوں کو شوق ہو تو ہر کام آسان ہو جاتا ہے۔

علم کا شوق

امام احمد بن حنبلؒ کے زمانے میں ایک نوجوان کو علم سیکھنے کا شوق ہوا اور اس کی خواہش تھی کہ وہ امام احمد بن حنبلؒ سے علم سیکھے، اس نے لوگوں سے حضرت کا پتہ پوچھا، لوگوں نے کہا کیوں؟ نوجوان نے کہا ''میں ان سے علم سیکھنا چاہتا ہوں''

لوگوں نے کہا ''تم ان سے علم نہیں سیکھ سکتے، اس لئے کہ وہ تو حکومت کی جانب سے اپنے گھر میں نظر بند کئے گئے ہیں''۔

نوجوان نے کہا: ''مجھے صرف ان کے گھر کا پتہ بتادو'' لوگوں نے پتہ بتادیا، اب اس نے یہ تدبیر کی کہ اپنے پاؤں پر پٹیاں باندھ لیں اور فقیر جیسا حلیہ بنالیا، پہلے

زمانے میں گداگر اور فقیر لوگ مانگنے کے لئے پیسوں کا مطالبہ نہیں کرتے تھے، بلکہ ایسی صدا لگاتے تھے کہ اَجُرُکُمْ عَلَی اللّٰہِ ۔لوگ یہ آواز سن کر معلوم کر لیتے کہ کوئی گداگر ہے اور اسے جو کچھ دینا ہوتا دے دیتے۔ یہ شخص بھی اسی طرح پورے گاؤں جاتا اور صدا لگاتا رہتا کہ اَجُرُکُمْ عَلَی اللّٰہِ ۔

اسی طرح صدائیں لگاتا ہوا یہ شخص امام احمد بن حنبل کے مکان پر بھی پہنچا، جہاں امام احمد بن حنبل نظر بند تھے اور آپ کو اس گھر سے باہر نکلنے پر حکومت کی اجازت نہیں تھی ،نوجوان وہاں پہنچا اور صدا لگائی اَجُرُکُمْ عَلَی اللّٰہِ ۔

امام صاحب نے گداگر کی آواز سنی اور اوپری منزل سے جھانک کر نوجوان کو دیکھا، یہ سمجھتے ہوئے کہ کوئی فقیر آیا ہے، انہوں نے اوپر سے ایک درہم پھینکا۔

نوجوان نے موقع غنیمت جانا اور کہا ''حضرت میں درہم کے واسطے نہیں آیا بلکہ میں آپ سے علم سیکھنے کے واسطے آیا ہوں''۔

امام صاحب نے کہا: ''بھائی میں سکھا نہیں سکتا، اس لئے کہ میرے درس پر پابندی لگی ہوئی ہے، میں قید میں ہوں۔

نوجوان نے کہا: ''حضرت میں روز اسی طرح فقیر بن کر آؤں گا آپ اوپر سے چٹھی میں حدیث لکھ کر پھینک دینا میں اس کو یاد کر لوں گا''۔

امام صاحب نے حامی بھر لی، چنانچہ یہی معمول رہا، روزانہ وہ نوجوان امام صاحب کے گھر پر آ کر آواز لگاتا اَجُرُکُمْ عَلَی اللّٰہِ ،لوگ سمجھتے کہ گداگر بھیک مانگ

رہا ہے اور امام صاحب سمجھ جاتے کہ طالب علم آیا ہے چنانچہ وہ اوپر سے ایک حدیث لکھ کر ڈال دیتے ، یہ اس کاغذ کو لے کر چلا جاتا اور یاد کر لیتا، اس طرح کافی عرصہ گذر گیا۔ ایک عرصہ کے بعد حکومت بدل گئی اور امام صاحب سے وہ پابندیاں ختم کردی گئیں بلکہ حکومت ہی کی اجازت واصرار سے جامع مسجد میں آپ کا باقاعدہ درس ہونا شروع ہو گیا۔

اصلی شاگرد

اب امام صاحب نے باقاعدہ جامع مسجد میں درس دینا شروع کیا ، لوگ جوق در جوق آپ کے درس میں شریک ہونے لگے، اس نوجوان کو بھی اطلاع ہوئی کہ اب حضرت کو اجازت مل گئی ہے اور جامع مسجد میں درس دے رہے ہیں تو وہ نوجوان بھی مسجد پہنچ گیا، مجمع بیٹھا ہوا تھا، بالکل آخر میں اسے جگہ ملی۔ وہ بھی بیٹھ رہا تھا کہ امام صاحب نے اس کو دور سے دیکھ لیا اور سب لوگوں کے سامنے اشارہ کر کے اسے اپنے پاس بلایا، جب وہ قریب آیا تو امام صاحب نے اسے اپنے سے بالکل قریب بٹھا لیا اور کہا ''یہ میرا اصلی شاگرد ہے''۔

قرآن کی ایک بے ادبی

آج کل دنیا میں بہت سے ملکوں شہروں میں قرآن پاک کی بے ادبی کی جاتی ہے، لیکن قرآن پاک کی سب سے بڑی بے ادبی آج دنیا میں یہ کی جاتی ہے کہ ہم اپنی ناپاک زبان کے تھوک کو انگلی میں لگا کر قرآن پاک کے اوراق کو پلٹاتے ہیں، آپ

تمام طلبہ اس سے سخت احتراز کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام طلبہ علوم کو اس بے ادبی سے محفوظ فرمائے اور قرآن پاک کو اپنی مقصدِ حیات بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بسم اللہ کے ۱۱۳ ڈیزائن

میں نے ریاض القرآن کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے، اس کے میں نے دو نسخے بنائے ہیں، ایک چھوٹا، ایک بڑا؛ یہ دونوں نسخے میں نے آپ کے کتب خانہ میں رکھوا دئے ہیں ان میں سے جو بڑا نسخہ ہے اس میں تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عام سا ہے، لیکن چھوٹے نسخے میں، میں نے یہ التزام کیا ہے کہ ہر صورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو الگ الگ اندازِ کتابت میں لکھا ہوا شامل کیا ہے۔ کل ۱۱۴ سورتیں ہیں سورۂ توبہ میں تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے، بقیہ ۱۱۳ سورتوں کی ابتداء میں الگ الگ طرزِ کتابت والے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شامل کروا ئے ہیں، تاکہ امت کو یہ پتہ چلے کہ ہمارے علماء نے صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے میں کتنی محنت کی ہے، اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے میں اس قدر محنت کی ہوں تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پورے قرآنِ مجید کی خدمت میں علماء نے کس قدر محنت کی ہوگی۔

مولانا عمر پالنپوریؒ کا جذبہ علم وتبلیغ

حضرت یونس صاحب پالنپوری دامت برکاتہم نے کہا کہ میرے والد حضرت مولانا عمر صاحب پالنپوریؒ دارالعلوم دیوبند میں پڑھنے کے وقت میں

مرکز نظام الدین کے کتب خانہ میں جاتے تو وہاں کے کتابوں کو دیکھ کر ایک سرد آہ بھرتے اور پھر کہتے ''یا اللہ ان کتابوں کو لکھنے کے لئے ہمارے علماء نے کتنی محنت کی ہو گی دنیا میں ان کتابوں کے ہر ایک سطر کو تو پورے عالم میں مشہور فرما۔ حضرت مولانا عمر صاحب پالنپوریؒ دار العلوم دیوبند میں پڑھتے وقت تعلیم بھی حاصل کرتے تھے اور تبلیغ بھی کرتے تھے ،اس زمانے میں دیوبند میں تبلیغ عام نہیں تھی ،ان کے ساتھی ان کا مزاق بھی اڑاتے تھے۔ چلتے وقت ان کی رومال ان کے کندھے گر جاتی تو ان کے ساتھی کہتے کہ عمر کی تبلیغ گر گئی ......لیکن انہوں نے تبلیغ کے کام کو نہیں چھوڑا۔ اللہ نے ان سے آگے چل کر بہت کام لیا۔

جامع مسجد قرطبہ کا وضوخانہ

ہمارا شہرِ اسکندریہ کا سفر ہوا، قرطبہ کی جامعہ مسجد جانا ہوا، وہاں ہم نے دیکھا کہ اس قدر بڑا وضوخانہ بنا ہوا ہے اور اس میں سنگِ مرمر سے بنی ہوئی نشستوں کی قطار ہے، میں نے ساتھیوں سے کہا ''انھیں گنو معلوم تو ہو جائے کہ کتنی نشستیں ہیں''

ساتھیوں نے کہا ''اتنی زیادہ نشستیں ہیں! انھیں شمار کرنا بھی دشوار ہے''! بہر حال گنا گیا تو دو ہزار نشستیں تھیں۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جس مسجد کے وضوخانہ میں دو ہزار افراد بیک وقت وضو کر سکتے ہوں اس مسجد کا ہال کتنا بڑا ہوگا بہر حال ہم نے مسجد میں جا کر دیکھا تو میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ وہ مسجد وہاں کی ایک مشہور کپڑوں کی (Factory) کا گودام بنی ہوئی تھی ، دین کی محنت چھوڑ دینے کا یہ نتیجہ ہوا

اس لئے میں آپ تمام طلباء سے کہتا ہوں کہ اس کام کو اپنا کام سمجھ کر کریں اور اس سلسلہ میں اس بات پر نظر رکھیں کہ، اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْ بِکُمْ خَیْراً یُؤْ تِکُمْ خَیْـــــراً۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ جو خیر کا ارادہ کرتا ہے، اللہ اس کے ارادے کو ضرور پورا فرماتے ہیں۔

ایک خاص دعا

تمھیں اخیر میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں کہ ایک دعا کو اپنا معمول بنا لو اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّنَفْسِیْ حکیم الامت حضرت تھانوی اس دعا کو بار بار پڑھا کرتے تھے۔آپ حضرات ادب کا بہت زیادہ لحاظ رکھیں، اپنے اسا تذہ کا ادب، کتابوں کا ادب، ادواتِ علم کا ادب، درسگاہ کا ادب، مطبخ کا ادب، کھانے پکانے والے باورچیوں کا ادب ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھو تو تمہارے علم میں برکت ہو گی۔ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، میں بھی آپ کے لئے دعا کرتا ہوں، میں نے تو اپنی دعاؤں میں یہ دعا ہمیشہ شامل رکھی ہے کہ اے اللہ پوری دنیا میں جہاں کہیں جو کوئی میرے لئے دعاء کررہا ہو تو اس کے لئے ہر طرح کا خیر عطا فرما پس بھائیوں اگر تم مجھے دعاء میں یاد رکھو گے تو تم خود بخود میری دعا میں شامل رہو گے، چاہے وہ دعاء میں نے سفر میں کی ہو یا حضر میں، مکہ میں کی ہو یا مدینہ میں، تم سب میری دعا میں حصہ دار ہو ں گے۔ اللہ ہم تمام کو اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُدَعْوَا نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن